سید محمد یونس بخاری

سیدِ زندہ دلاں

بیادِ امیرِ شریعت خطیب الامت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

اے مرے سید مری قومی حمیت کے نشاں
اے مرے سید مری ملی خودی کے پاسباں
میں تری چالیسویں برسی پہ ہوں محو فغاں
سوچتا ہوں کیا کروں نذرِ عقیدت الاماں
تیرے ہر اک خواب کی تعبیر لیکن اک گماں
کتنا بوجھل ہے یہ دن اے سید زندہ دلاں
بے یقینی کا وہ عالم ہے کہ اب کیسے کہوں؟
لوگ ہر دم سوچتے رہتے ہیں میں سکتے میں ہوں
کارواں ہے پھر شبِ تیرہ کے ہاتھوں بے سکوں
کج کلاہوں کی یہ مرضی ہے کہ یوں زندہ رہوں
میں جو پہنے ہوں تری الفت کا اک طوق گراں
ان میں رچ سکتا نہیں اے سید زندہ دلاں
تیری ہمت تیری جرأت کا عجب تھا بانکپن
تو حصارِ کفر پر اک ضربتِ خیبر شکن
تو جلائے قلبِ مومن خوش خرام و خوش چلن
میں ترے قرباں، مرے سیّد میرے دل کی لگن
بعد تیرے سب سیاسی راہزن مثلِ خزاں
تیری یادوں کے عدو اے سیّد زندہ دلاں
ہاں مگر اس دور میں احرار کا روحِ حسیں
تیری یادوں کا چمن ہے تیری خوابوں کی امیں
جہدِ پیہم کا نشاں اعجاز ختم المرسلیں
چومتی ہے چشمِ بینا پیار سے اس کی جبیں
یہ تیری معجز نمائی کا نشانِ جاوداں
زندہ و پائندہ باد اے سیّد زندہ دلاں

حافظ شفیق الرحمن ضیاء (سلانوالی)

خطابت کے سمندر کا شناور بس وہی اک تھا

(بیادِ امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ)

خطابت کے سمندر کا شناور بس وہی اک تھا
کہ اس کے بعد اس جیسا تو آیا ہی نہیں کوئی
پگھل کر موم ہو جائے وہ جس سے دل کی سنگینی
بیاں میں زور اس کا تو لایا ہی نہیں کوئی
ہوئی جس سے دلوں کے طاقچوں میں جگمگاہٹ سی
دیا اس کی عقیدت کا بجھایا ہی نہیں کوئی
بس اس کی یاد، اس کا ذکر، اس کا نام ایسا ہے
کہ اس کے بعد آنکھوں میں سمایا ہی نہیں کوئی
نشانِ راہ و منزل اب بھی دیتے ہیں قدم اس کے
جبھی تو ہم نے نقشِ پا مٹایا ہی نہیں کوئی
ضیا اجڑی ہے اس کے بعد، اپنے دل کی دنیا یوں
جز اس کے، تختِ محبوبی پہ آیا ہی نہیں کوئی

محمد معاویہ رضوان

بیادِ ضیغم احرار شیخ حسام الدینؒ

(۲۱، جون ۲۰۰۱ء دفتر احرار لاہور میں منعقدہ سیمینار میں پڑھی گئی)

ابھی تک ضیغم احرار کا کردار ہے زندہ
خدا کا شکر ہے کہ آتشِ احرار ہے زندہ
بہت سے کج کلاہوں کو جو بخشی حق شناسائی
سیاسی بت کدے میں اب بھی وہ للکار ہے زندہ
مجھ ایسے نوجواں ہیں حریت کی راہ کے راہی
تو اس کا صاف مطلب ہے کہ وہ مہکار ہے زندہ
ہوئی مدت کہ ہیں خلدِ بریں میں انجمن آراء
مگر اس عہد میں بھی موجۂ افکار ہے زندہ
میں رضواں کیا کروں نذرِ عقیدت ان کی برسی پر
میں طائر ہوں، مری صورت میں وہ چہکار ہے زندہ